https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-Ahmed-Novels-Fans/300064330101053

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] میں ایک بار ڈوب کر ابھر لیں تو پھر
[illegible] کے قدم چومنے آپ کو تلاش کرتے رہ جائیں گے اور آپ
[illegible] کو تلاش کریں گے اور بھی اس صفحہ میں پھر ملاقات ہوگی
[illegible] ہوگا وہ خود بھی اس میں گم ہو کر رہ جائیں گے۔

یہ ایسا ناول ہے جو کبھی نہیں چاہتا کہ جسے کبھی پڑھنے
والے گم ہو جائیں اور وہ پھر ان کی تلاش میں تھک ہار کے ایک
دن خود ناول لکھنے کا وہم کشائی میں پڑ جائے گا اور کسی کو وہم
کشائی میں پڑنا پڑے یہ اچھا کام نہیں ہوتا "لیکن بھئی" سچ بات یہ ہے
کہ اصلی ہاتھوں میں آپ کو صورت حال کچھ اسی قسم کی ڈیل کرنے
والی ہے اور کیوں نہ آئے "شوکی بیرجی" کا پہلا ناول جو ہے۔
واقعات کا دھارا ایک بار شروع ہونے کے بعد کسی مقام پر رکتا
نہیں لگا پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اس دھارے کی زد سے
بچ نکلیں، اگر بچ بھی گئے تو یہ آپ کا تو کمال ہوگا، اور میری بے
بسی ہوگی۔ یوں میں اپنی ناکامیوں پر بھی خوش ہوتا ہوں۔ میں
نے ہتھ کاٹوں کو ترجیح دی تو نہیں، جو لوگ صرف کامیابیوں کی
داستان لکھتے رہے ہیں، کامیابیوں کے صحیح لطف سے محروم ہیں۔

ادھر "شوکی" تو بہت خوش ہوگی، یقین میں بہت کچھ کر رہا ہوں۔
میں تو شوکی بیرجی کے پہلے خاص نمبر کی دو باتیں لکھ رہا ہوں لیکن
یہ شکر ہے، وہ بھی خیال آگیا، وہ خشک باتوں کا دفتر کھل جاتا
اور آپ اس دفتر کو پھینک بھاگتے۔

کراچی کی محترمہ عصمت سبحانی صدیقی آپ لوگوں کی تجاویز کے بارے
میں لکھتی ہیں کہ لوگوں کو معلوم ہے "شوکی بیرجی" کا ٹرائی بھرائی
کا ماہر بنایا جائے — میں سمجھتی ہوں یہ صورت نہیں، اس طرح
شوکی بیرجی کی انفرادیت ختم ہو جائے گی — یہ شوکی بیرجی ہے نہ کہ
مارکہ سے بھرپور کوئی انگریزی فلم — شوکی بھائی ہاتھ ہلانے
کی بجائے ہاتھ چلاتے ہیں — ٹھنڈے سے مارنے کی بجائے
ذہانت سے مارتے ہیں۔ وہ ذہانت اور شرارت کو خوب صورت
امتزاج ہیں۔

آپ نے ان کا خیال تھا — ان کا خیال اپنی جگہ پر، میں
بھی چھپا تھا کی دو باتیں ہیں اسی قسم کی باتیں لکھ چکا ہوں —
لیکن اب میں نے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا ہے۔ ٹرائی بھرائی
کے موقعوں پر ٹرائی بھرائی ہوگی، لیکن فضا اور ڈھب سے —
آپ اس کی جھلک اس خاص نمبر میں محسوس کر سکیں گے۔
شوکی بیرجی کے ساتھ اس مرتبہ آپ انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر
کامران مرزا کو مشترکہ خاص نمبر بھی پڑھ رہے ہیں، گویا اس بار

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] کا مقابلہ ہے، آپس میں — ساتھ ہی ایک پرانی چیز آستین کا سانپ بھی عرصے بعد حقوق ملنے کی بنا پر شائع ہو رہی ہے تو میں یوں کیوں نہ کہوں کہ آپ کی تو ہو گئی عید۔ دو دو لاکھ نمبر اور اوپر سے آستین کا سانپ — شاید اسی کو کہتے ہیں چھپڑی اور دو دو — یا پھر سونے پر سہاگا کہتے ہوں گے۔ فیصلہ آپ خود کر لیجیے — میں تو اسے ایک پنتھ تین کاج کا نام دینے پر تلا بیٹھا ہوں اور اب اجازت بھی چاہوں گا۔ کہیں آپ مجھ پر چھڑی نہ دوڑیں۔

اشتیاق

پیارے قارئین بک سٹال کے مالکان حضرات!

السلام علیکم۔ اطلاعاً عرض ہے کہ اب مکتبہ اشتیاق اور اس سے شائع ہونے والی کتب سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا — میں نے اپنا الگ ادارہ اشتیاق پبلی کیشنز قائم کر لیا ہے۔ آئندہ انسپکٹر جمشید سیریز، انسپکٹر کامران مرزا سیریز اور شوکی سیریز اسی ادارے سے شائع ہوا کریں گی — اطلاعاً عرض ہے —

اشتیاق

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

ترتیب

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

پیش لفظ

[illegible]

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] اشتیاق نے کہا۔

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تجویز پیش

کی گئی ہے۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تجویز پیش

کی گئی ہے۔" آفتاب نے ٹوکا۔

"ہو گئی ہو گی۔ کوئی حرج نہیں۔" میں نے ہنس کر مداخلت

کی۔

"تو پھر سنیے۔ میری تجویز یہ ہے۔ کیوں نہ ہم پہیلی بجھانا شروع

کر دیں۔"

"پہیلی بجھانا۔" میں نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب یہ کہ ہم جس طرح خوانچے والے پہیلی بجھاتے ہیں،

اور آوازیں لگاتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی کیوں نہ پہیلی بجھائیں

اور آوازیں لگائیں۔ کہیں سن کر آ گئے۔ کہیں۔"

"لاحول ولا قوۃ۔" میں نے ٹھیک کہا تھا۔ اس کی ہر تجویز

بالکل بکواس ہوتی ہے۔" اشتیاق نے کہا۔

"ہاں۔ بات تو ٹھیک ہے۔ آفتاب اپنی تجویزوں کا دفتر

اب بند کرو اور کوئی کام کی بات کرو۔"

"اچھی بات ہے۔ اب میں کام کی بات شروع کرتا ہوں۔

میں نے اخبار اٹھا دوسرے بنچے پر ایک نظر ڈالی۔ کوئی خاص

خبر نہ تھی۔ ہر بار کی طرح۔ ہر بار کی طرح کوئی

کھیل تک نہ تھا۔ اس وقت میں کیوں نہ ہم کوئی اور

کام شروع کریں۔" اس نے جلدی جلدی کہا

"شکر کیا۔ یہ بھی تو بتاؤ۔" اشتیاق جلدی سے بولا۔

"شکر یہ کہ۔ منڈی سے کچھ سامان لے آئیں اور اسے یہاں

بیٹھ کر بیچنا شروع کر دیں۔"

"یہ بھی غنیمت ہے ہو گا۔ تجویز ہے۔" اشتیاق نے گویا فیصلہ

دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ کیونکہ ہم اب اس حد تک مشہور ہو چکے

ہیں کہ اس قسم کا کوئی کام زیب نہیں دیتا۔" میں نے کہا

"معذرت ہو گئی۔ کیا آفتاب کوئی کام کی تجویز پیش نہیں کر

سکتا۔" اشتیاق نے ایک لمبا سانس کھینچا۔

"تو پھر۔ تم ہی کوئی تجویز پیش کر دو۔" اس نے جھلا کر

کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں ایک بہت ہی زوردار اور مزے دار

بلکہ پرلطف تجویز پیش کر سکتا ہوں۔" اشتیاق پرجوش انداز میں

بولا۔

"یہ کوئی تفریح دار قسم کی تجویز تو نہیں۔" آفتاب نے جھنجھلا کر کہا

اور ہم ہنس پڑے۔

عین اسی وقت اندرونی دروازہ کھلا اور امی جان کی دھاڑتی

آواز ہمارے کانوں سے ٹکرائی۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

...دیا۔ پاگل ہو گئے ہو؟
[illegible] آپ کا خیال
[illegible] پاگل ہو گئے ہیں امی جان۔ [illegible] کسی صورت
[illegible] درست ہے۔ [illegible] ہو چکی تھیں۔
[illegible] امی جان اندر داخل ہو چکی تھیں۔ [illegible] گیا تھا۔" انھوں نے
[illegible]

"کسی کو بھی۔"
"ہاں ... ہاں ... نہیں ... پاگل نہیں۔" میں گڑبڑا
گیا۔

"اچھا ... میں تمھاری خالہ جان کے ہاں جا رہی ہوں۔"
"خالہ جان [illegible] ہمیں [illegible] کیا خالہ جان؟"
آفتاب نے گھبرا کر کہا۔

"آفتاب۔ تم میں یہ بہت گندی عادت ہے کہ بات کاٹ
دیتے ہو۔ یہ بد اخلاقی ہے۔ سمجھے۔"
"جی۔ جی ہاں۔ سمجھ گیا۔ آئندہ میں کسی بات نہیں کاٹوں گا
کاٹنے کے لیے اور کیا تھوڑی سی چیزیں لے لیں؟"

"کیا مطلب۔ خبردار جو تم نے گھر کی چیزیں لیں کا [illegible] ورنہ مجھ
سے برا کوئی نہ ہو گا۔ ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ میں تمھاری
خالہ جان کے ہاں جا رہی ہوں۔ تمھارے ابا جان گھر میں نہیں
ہیں۔ وہ [illegible] کیونکہ وہ [illegible] تھیں کہ ہم

نے دروازے توڑے اور ... کی آواز سنی اور پھر دھک سے رہ گئے۔
ایک نوجوان لڑکی دوڑتی ہوئی دفتر میں داخل ہو رہی تھی۔ بدحواسی میں
وہ آفتاب سے ٹکرا گئی۔ آفتاب اور وہ بری طرح لڑکھڑائے، لیکن
پھر سنبھل گئے۔

"محترمہ۔ محترمہ۔ یہ کھیل کا میدان نہیں ہے۔ شوکی ایند کو کا
دفتر ہے۔"

"اوہ ... اچھی ... طرح ... جانتی ہوں۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔
شاید بہت دور سے دوڑتی ہوئی آئی تھی۔ عین اسی وقت ایک کار
کے بریک چرچرائے۔ لڑکی نے بوکھلا کر دروازے کی طرف دیکھا۔
اس کا رنگ سفید پڑ گیا اور پھر اس نے دروازے کی طرف چھلانگ
لگا دی۔ دروازے ہی کے پاس وہ سڑک پر دوڑی جا رہی تھی۔
[illegible] کار بالکل ہمارے دروازے کے سامنے رکی تھی۔ فوراً ہی دروازہ
حرکت میں آ گیا، لیکن اس سے پہلے اس میں سے ایک آدمی اتر
چکا تھا۔ کار میں بیٹھے ہوئے اس کے ساتھیوں نے اسے بٹھانے
کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی اور کار آگے بڑھا دی۔ ان کا ساتھی
جو سڑک پر کھڑا رہ گیا تھا۔ ہماری طرف بڑھا۔ امی جان جلدی
سے اندرونی دروازے میں داخل ہو گئیں۔ ہم نے دروازہ بند ہونے
کی آواز سنی۔

"وہ ... وہ لڑکی۔" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے چلایا۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] وہ ایک چوری ہی تھی۔ لڑکا ہر گز نہیں تھی۔ یہ
[illegible] سے کہا اس نے وہ ایک لڑکا ہے اور اس کی عمر
[illegible] ہے۔ اور یہ بات ہم نے اس لیے کہہ دی کہ وہ روتی ہوئی ہمارے
[illegible] داخل ہوئی تھی۔ اور پھر آپ لوگوں کی کار رکتے دیکھ کر
[illegible] گھبرائی ہوئی تھی۔ میں نے ناخوشگوار لہجے میں جلدی جلدی
کہا۔

"اوہ۔ وہ دراصل چور ہے۔ ہماری جیب چرا کر بھاگی
ہے۔"

"جیب۔ چور بھاگی ہے۔ کیا وہ لڑکی بہت قیمتی جیب تھی؟"
اس نے حیرانی ہو کر کہا۔

"جیب اتنی قیمتی بھی نہیں تھی۔ لیکن بہر حال ہماری چیز تھی۔
اور وہ چور بھاگی تھی۔ ہمارے لیے اس کا پیچھا کرنا ضروری تھا۔"
اس نے وضاحت کی۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔" اشفاق بولا۔

"وہ جیب آپ لوگوں کو تو نہیں دے گئی؟"

"ہم چوری کی چیزیں نہیں خریدتے۔" میں نے برا مان
کر کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"

"تو پھر کیا مطلب تھا؟"

"یہ کہ کہیں چوری کے الزام سے بچنے کے لیے وہ جیب یہاں
پھینک گئی ہو۔"

"اوہ نو۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ اشفاق۔ ذرا جیب تلاش کرنا۔"
دیکھنا۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"بہت اچھا۔" ہم بھی نیچے دیکھنے لگے۔ لیکن جیب کہیں
بھی نظر نہ آئی۔

"نہیں جناب۔ وہ ضرور اپنے ساتھ ہی لے گئی ہے۔ اصل
اسے تو کچھ کرنے کی مہلت ہی نہیں ملی۔"

"خیر کوئی بات نہیں۔ میرے ساتھی اسے پکڑ ہی لیں گے۔" یہ
کہہ کر وہ مڑا۔ وہ ایک لمبے تڑنگے نوجوان آدمی تھا۔ چہرہ چوڑا
تھا اور بہت سخت نقش و نگار تھے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے
وہ باہر نکل گیا۔ اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"اللہ رحم کرے۔ اب لڑکیاں بھی چوری کرنے لگیں۔" اسحاق
نے کانپ کر کہا۔

"تو لڑکیاں چوری کب نہیں کرتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں بھی تو ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تھی۔
جس کی سفارش کی گئی تو آپ نے فرمایا تھا۔ اگر میری بیٹی فاطمہ
بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جاتے۔" اشفاق نے جلدی
جلدی کہا۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

"ایک بات عجیب ہے" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"حیرت ہے۔ آپ نے اس معاملے میں بھی کوئی عجیب بات نہیں کی" اخلاق بولا۔

"لڑکی نے کہا تھا۔ اچھی طرح جانتی ہوں۔ گویا اسے معلوم تھا کہ ہم کون ہیں، کیا کام کرتے ہیں۔ تو کیا وہ جان بوجھ کر ہمارے اقرار میں داخل ہوئی تھی۔ اور اگر۔ وہ جان بوجھ کر داخل ہوئی تھی تو چور نہیں ہو سکتی۔"

"خیر ہمیں اس خوش فہمی میں بھی مبتلا نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہمارے ہاں آنے والا کوئی شخص چور نہیں ہو سکتا۔" اشفاق نے انکار میں سر ہلایا۔

اسی وقت امی جان دوبارہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

"مجھے تو وہ لڑکی سو فیصد چور معلوم ہوئی تھی۔ ہانپ کس طرح رہی تھی۔"

"ارے امی جان۔ آپ ابھی تک خالہ جان کے ہاں نہیں گئیں۔" اخلاق نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ دیکھنے کے لیے رک گئی تھی کہ یہ کیا معاملہ ہے۔"

"خیر۔ اب تو آپ دیکھ چکی ہیں۔ چلی جائیے۔ ہم ابا جان کو بتا دیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے پاس ریزگاری نہیں ہے۔ اور یہ ویگنوں والے ٹوٹے ہوئے پیسے مانگتے ہیں۔ تم میں سے کسی کی جیب میں ریزگاری ہو تو دے دو۔"

"تو امی جان۔ آپ رکشے میں بیٹھ کر چلے جائیے نا۔" میں نے فوراً تجویز پیش کی۔

"رکشے والے کو بھی ریزگاری دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ پورے پورے روپے ہی بن جائیں، کچھ پیسے اوپر بھی بن سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا۔

"لیکن اوپر بننے والے پیسوں کا تو پورا روپیہ ہی وصول کیا جاتا ہے۔" اخلاق مسکرایا۔

"میں کبھی نہیں دیتی۔ جتنے پیسے بنتے ہیں، اتنے ہی دیتی ہوں۔ لہٰذا تم لوگ اپنی ریزگاری بچانے کے لیے آئیں بائیں شائیں نہ کرو اور اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالو۔"

"جی۔ جی بہتر۔ چلو بھئی۔ سب جیبوں میں ہاتھ ڈالو۔" میں نے انہیں ہدایت دی۔

ہمارے ہاتھ مشینی انداز میں جیبوں میں رینگ گئے۔

"ارے۔ بب۔ باپ رے۔" آفتاب جیب میں ہاتھ

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

اسنے نے پکارا۔

"کیا ہوا۔ جیب میں کوئی بچھو تو نہیں اور اس نے تمہارے ہاتھ پر کاٹ تو نہیں لیا؟" اخلاق نے ہنسا کر کہا۔

"نہیں۔" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"تو پھر جیب میں سے کچھ گر گیا ہے۔ خیر فکر نہ کرو۔ ہماری جیبوں میں ریزگاری موجود ہے۔" میں نے سکے میز پر ڈالتے ہوئے کہا۔ اشتیاق اور اخلاق نے بھی یہی کیا۔ آفتاب کا ہاتھ ابھی تک جیب میں تھا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔" اس نے جیب میں گوند کی شیشی رکھ لی تھی۔ "وہ اندر الٹ گئی۔ اب اس کا ہاتھ جیب کے ساتھ چپک گیا ہے۔" اخلاق نے ہنسا کر کہا۔

"افسوس یہ بات بھی نہیں۔" آفتاب کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔

"تو پھر کیا بات ہے۔" میں نے اسے گھورا۔

"وہ۔ وہ لڑکی۔" آفتاب ہکلایا۔

"یہ اب پھر اس لڑکی کا کیا ذکر نکل آیا۔" میں نے حیران ہو کر کہا۔ "ویسے وہ تمہاری جیب میں تو ہرگز نہیں آ سکتی۔"

"یہ۔ یہ دیکھیے۔" یہ کہہ کر اس نے ہاتھ باہر نکالا

لیا۔

ہم نے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت
بینک چمک رہی تھی۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

بینک

"اف — اتنی خوبصورت بینک —" امی جان نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ پھر آفتاب کے ہاتھ سے اسے جھپٹ لیا اور آنکھوں پر لگا لیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے منہ سے خوفزدہ انداز میں نکلا:

"اُف اللہ — میں کیا دیکھ رہی ہوں"

"امی جان — آپ اس بینک میں سے ہم سب کو دیکھ رہی ہیں" میں نے گھبرا کر کہا۔

"تم — تم نہیں جانتے — میں کیا دیکھ رہی ہوں — ٹھہرو —" یہ کہہ کر وہ تیزی سے مڑیں اور اندر چلی گئیں — ہم حیران رہ گئے۔

"یا اللہ! امی جان کو بینک میں سے کیا نظر آگیا" اخلاق کے منہ سے نکلا۔

"اس کا مطلب ہے — اس کارڈ والے کا بیان درست تھا — وہ لڑکی واقعی پوری تھی" میں نے سوچتے ہوئے گم صم لہجے میں کہا۔

"ہاں — اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے" اخلاق بولا۔

"تب تو یہ بینک ہمیں ان لوگوں کو دینا پڑے گی — اور اب وہ ہمارے پاس آئیں گے نہیں —" اخلاق نے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں — ہم اخبار میں اشتہار دے دیں گے وہ آکر لے جائیں گے" میں نے تجویز پیش کی۔

"سوال تو یہ ہے کہ امی جان کو بینک میں کیا نظر آگیا" آفتاب بہت حیران تھا۔

"یہ تو امی جان ہی بتا سکتی ہیں"

اسی وقت اندر سے آواز آئی:

"لڑکو — جلدی ادھر آؤ — دیکھو — ہمیں کیا چیز ملی ہے"

ہم دوڑ کر اندر پہنچے — بینک امی جان کی آنکھوں پر لگا آئی اور وہ بار بار مختلف چیزوں کی طرف دیکھ رہی تھیں — پھر وہ بڑبڑائیں:

"سونا — سونا ہی سونا"

"جی کیا مطلب! میں حیران رہ گیا۔

"ہو — تم بھی دیکھ لو — لیکن — میں زیادہ دیر کے لیے لگانے کی اجازت نہیں دوں گی — اس بینک کو میں کسی کو بھی نہیں دے سکتی"

"امی جان — یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں" میں نے جلدی سے کہا۔

بھائی جان لوگ

[illegible]

میں قدم اٹھانے لگا

"کیا آپ کے ذہن میں کوئی خاص بات ہے؟"

"ہاں۔ کئی خاص باتیں [illegible] جلد واپس جانا چاہتا ہوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گویا [illegible] گئیں [illegible] وہاں ایک [illegible] علاقہ میں گھوم رہی تھی۔ جانے کیوں میرے قدم اس کی طرف اٹھنے لگے

[illegible] پہلے ہی [illegible] جان نکلوا چکی ہیں آفتاب سے گویا [illegible] شاید [illegible] سمجھا تھا۔ میں [illegible] مدد [illegible] چاہتا ہوں۔ [illegible] بڑھیا کے کانوں میں قدموں کی آواز گئی، وہ بول اٹھی:

"[illegible] بیٹے۔ کہاں رہ گئے تھے [illegible] گئی تھی:

"[illegible] بیٹے کا انتظار ہے ماں [illegible] افسوس [illegible] وہ کہاں گیا ہے

[illegible] بڑھیا نے چونک [illegible]

[illegible] آپ [illegible] رنگیر سمجھ لیں۔ آپ کا بیٹا [illegible]

[illegible] پیار بھرے لہجے میں کہا۔

[illegible] نہیں۔ اور تم غلط سمجھے بیٹے [illegible] بیٹے کے لیے نہیں [illegible] بیٹی کے لیے پریشان ہوں [illegible] بیٹا [illegible] ہوں۔ تھوڑی دیر پہلے تو گھر میں ہی تھی [illegible] باہر نکل گئی [illegible] کافی دیر ہو گئی [illegible] تک لوٹ کر نہیں آئی [illegible]

دل زور سے دھڑکا

میں کیا معلوم؟

کانٹے تھے میں دیے ہیں:

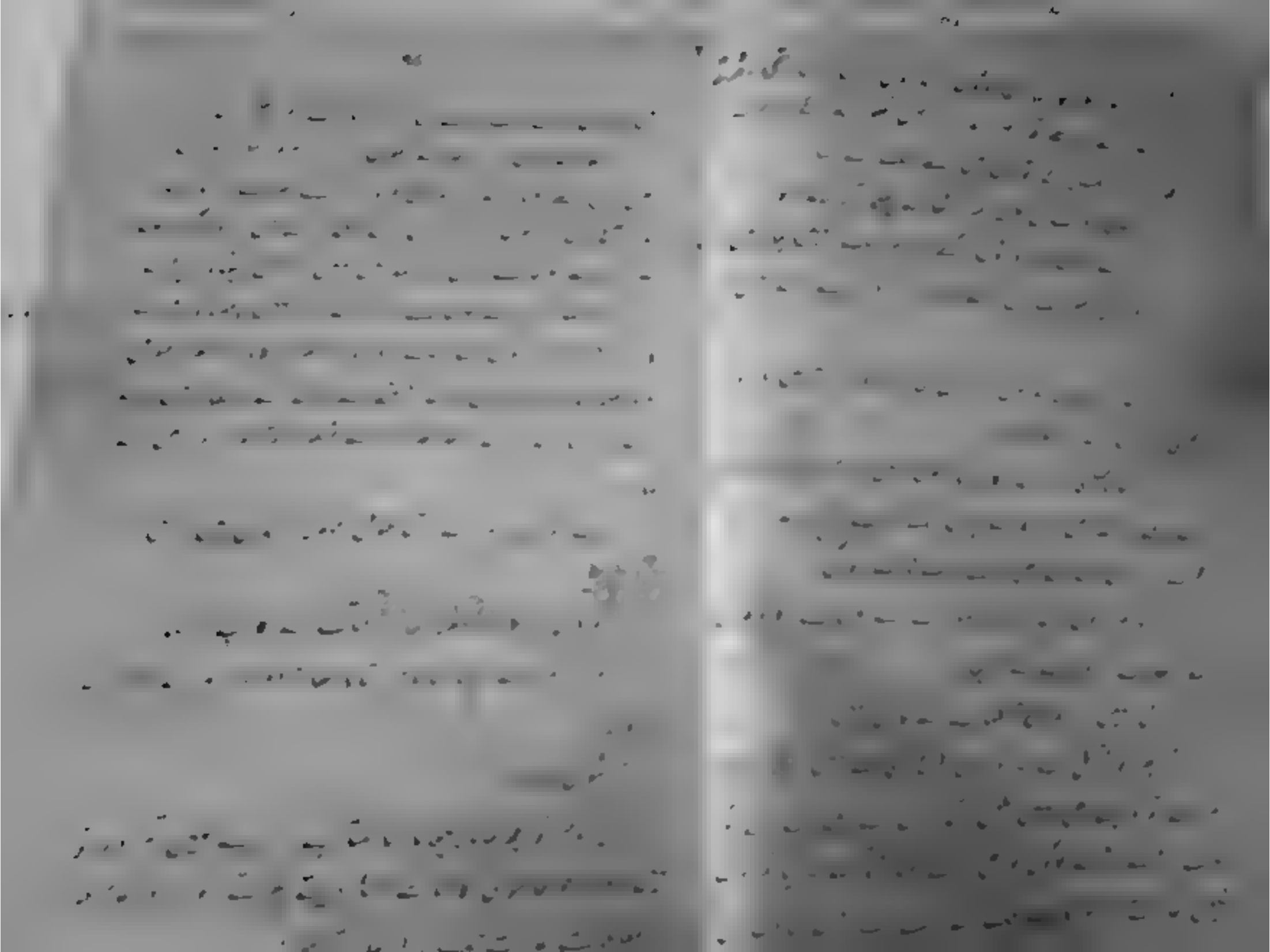

قدموں کی گداز ابدی —

کیس مل گیا

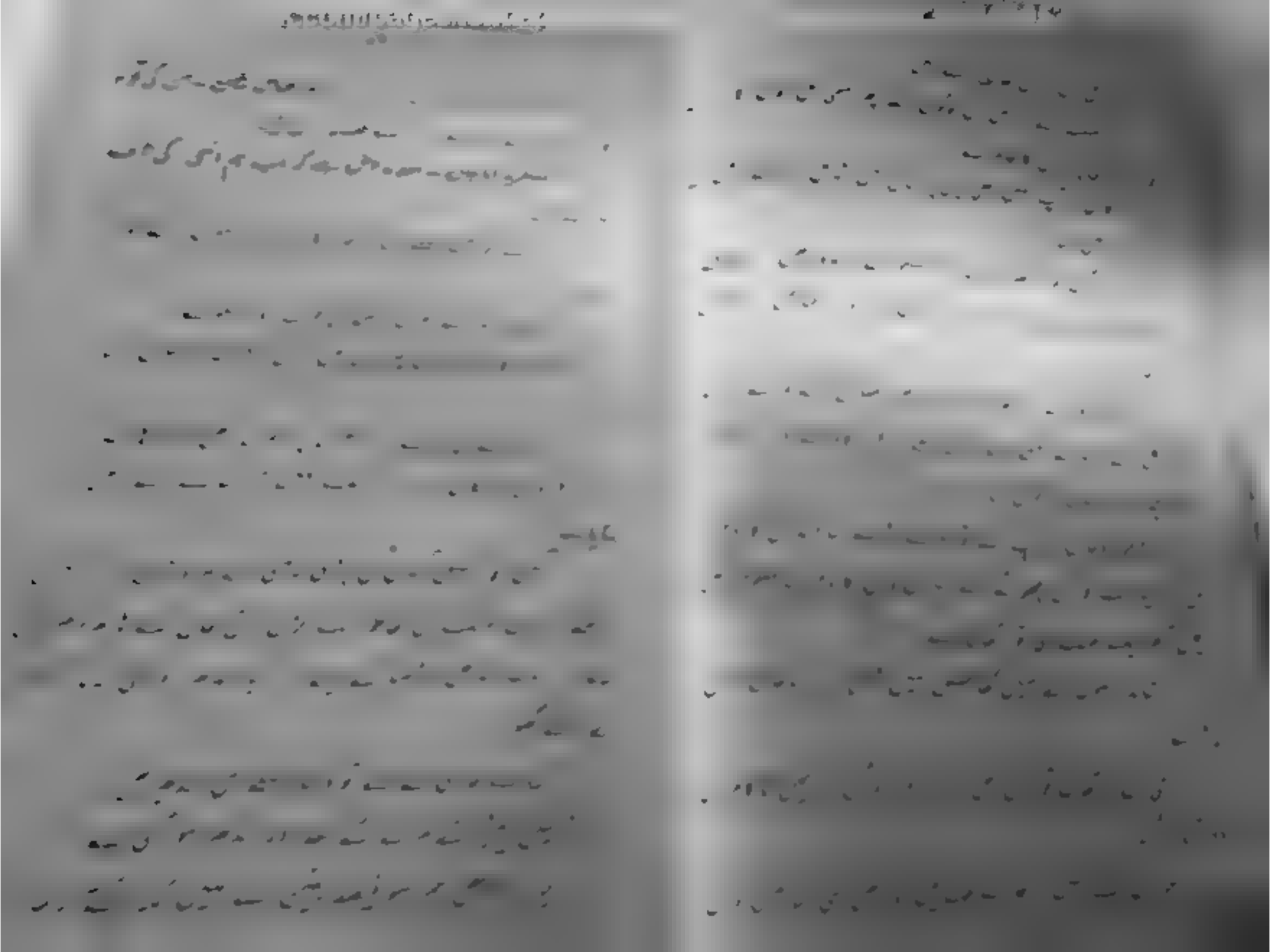

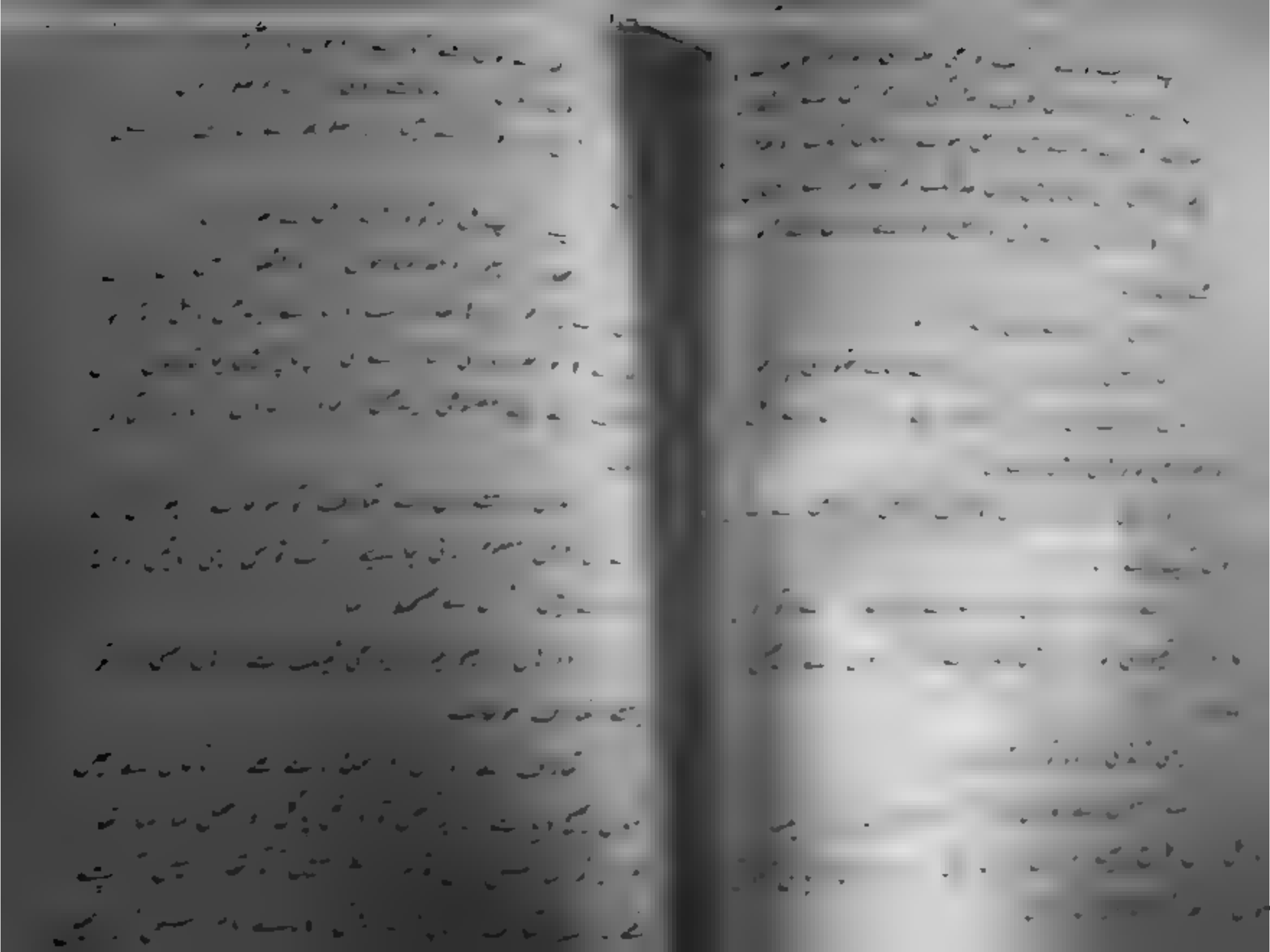

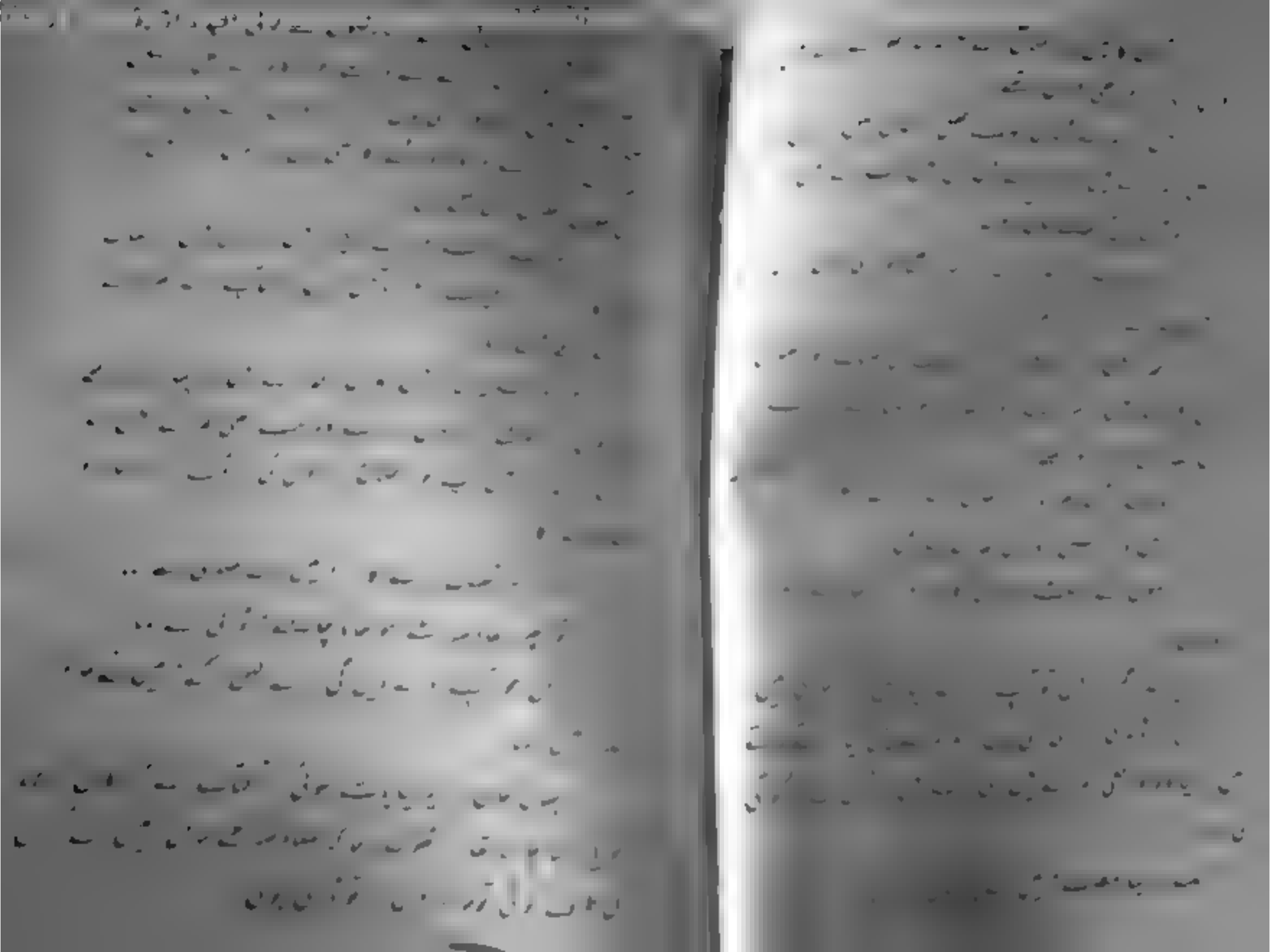

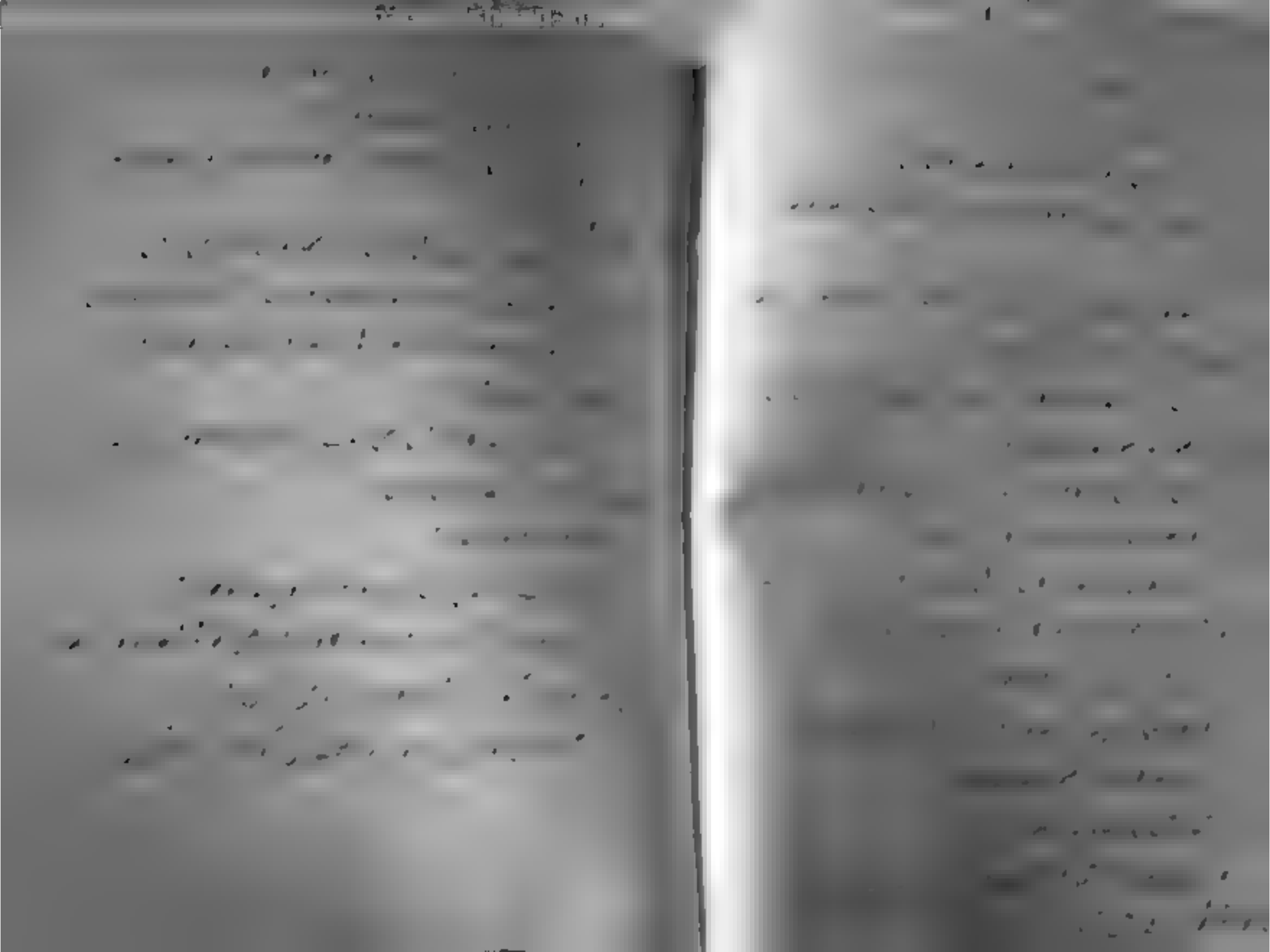

4530101053

خوفناک شکریہ

http://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-Ahmed-novels-fan/

https://www.facebook.com/pages/ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

https://www.facebook.com/pages/ishtiaq-ahmed-novels-fans/200064330101053

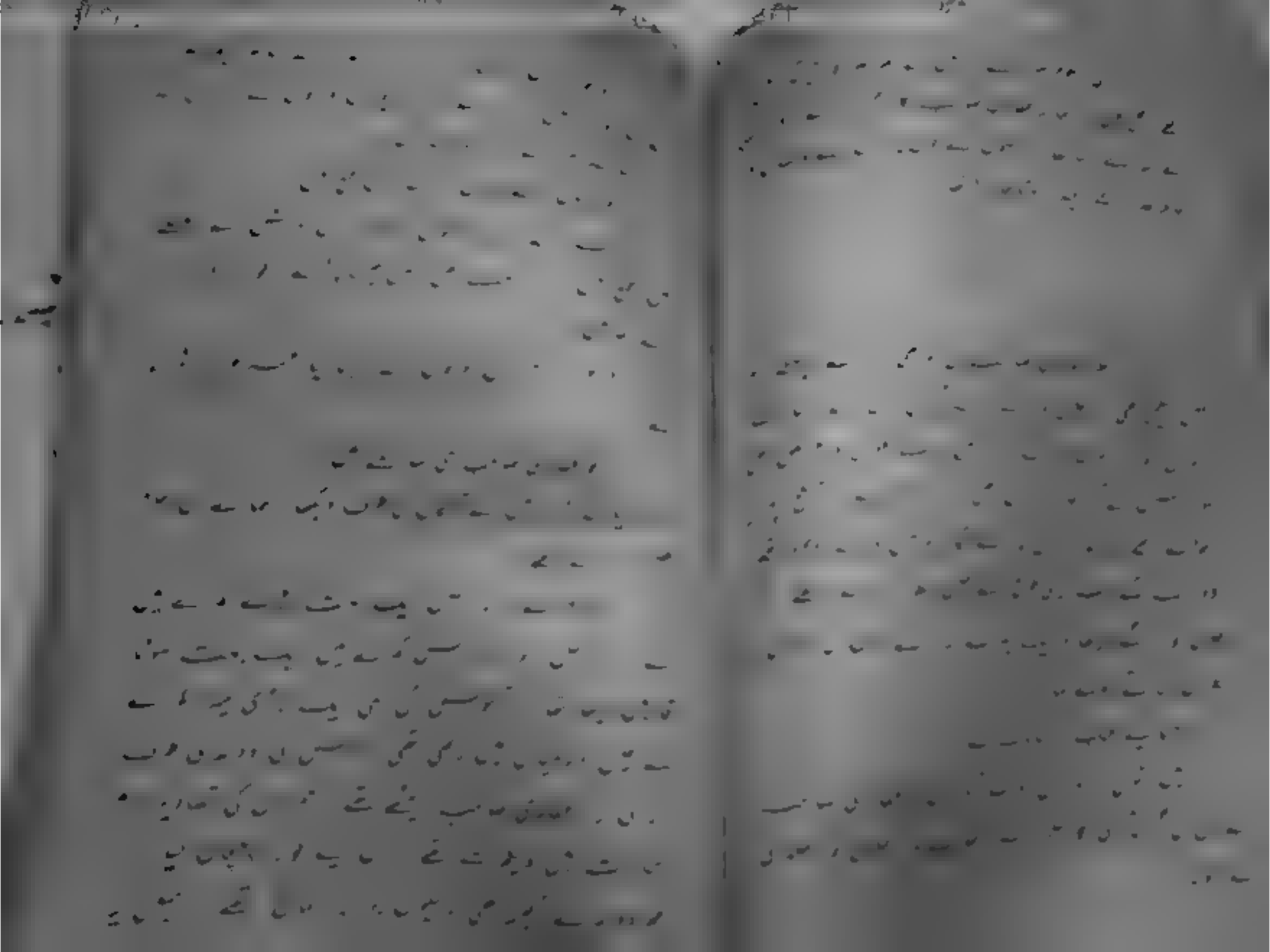

آخری کام

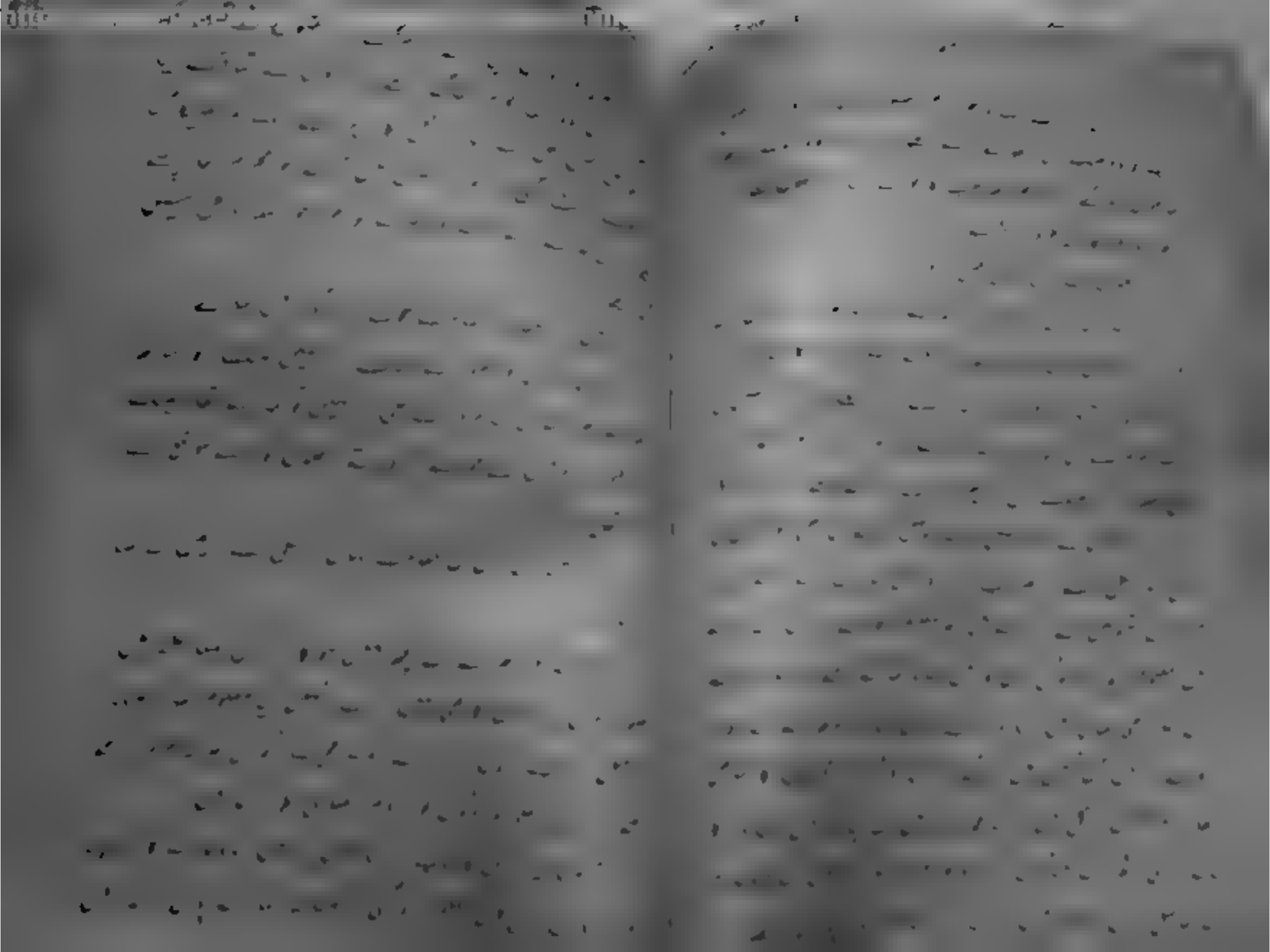

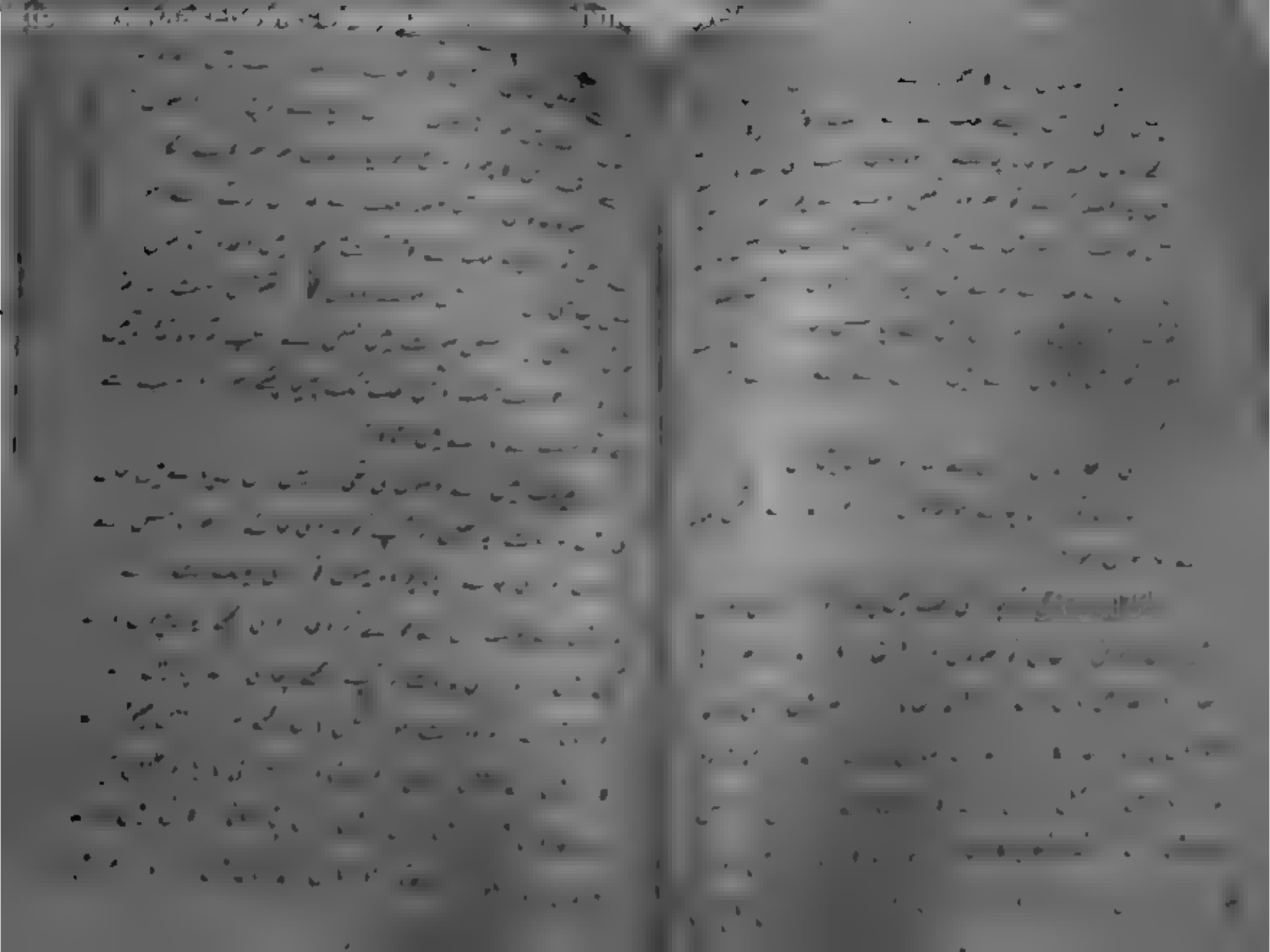

https://... med-novels-fans/300064330101053

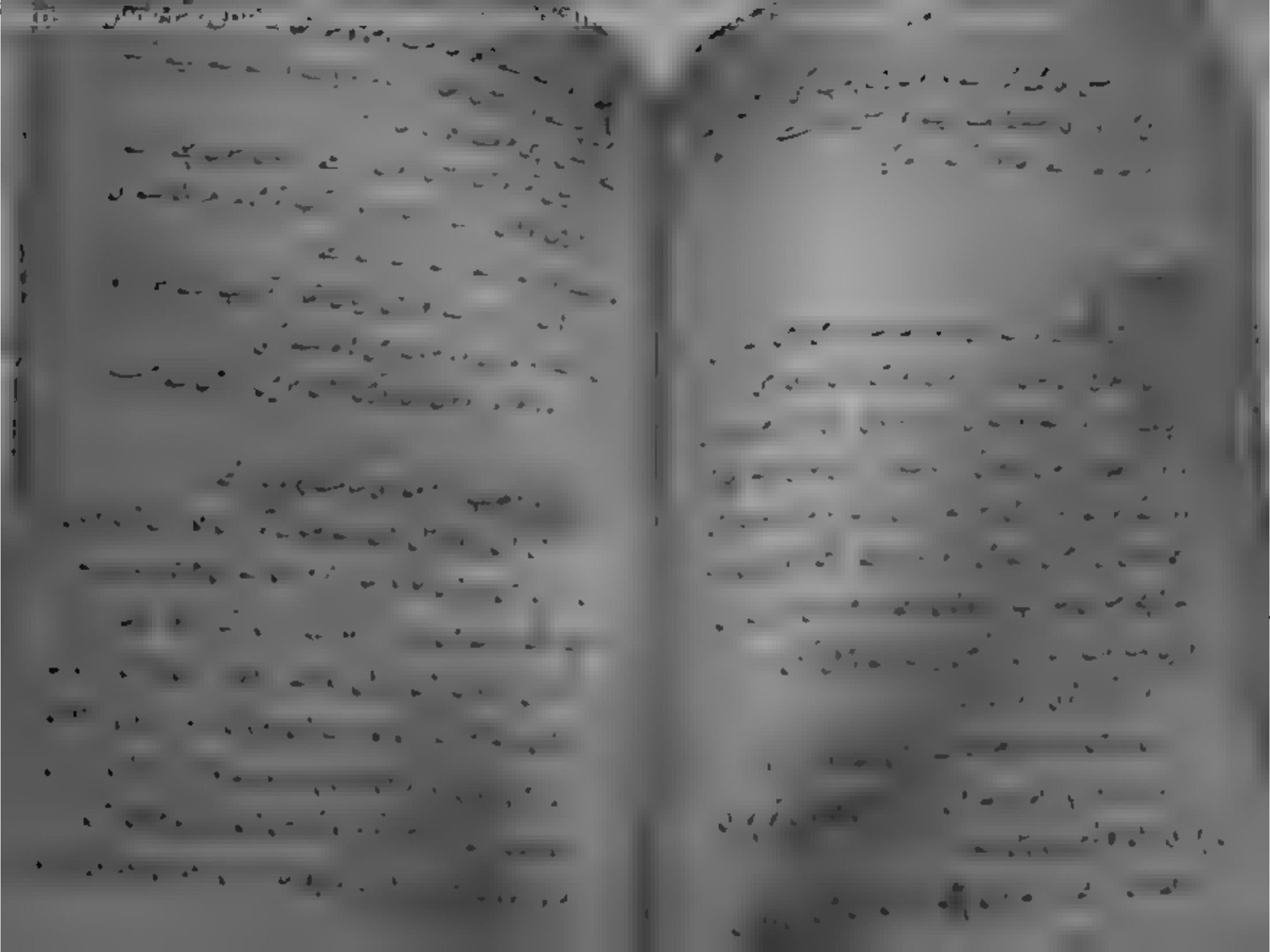

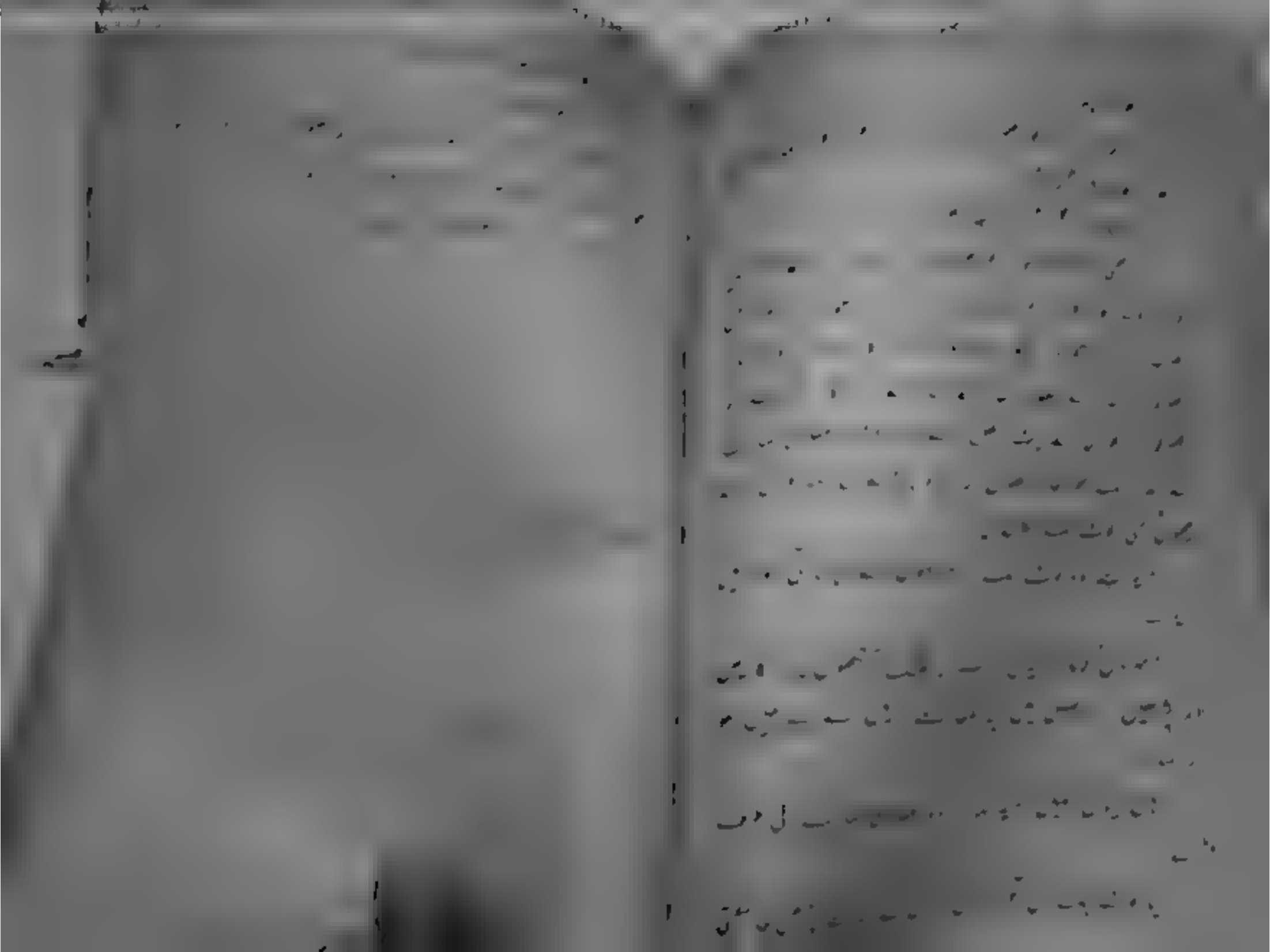

https://www.facebook.com/groups/ahmed-novels-fans/3000643

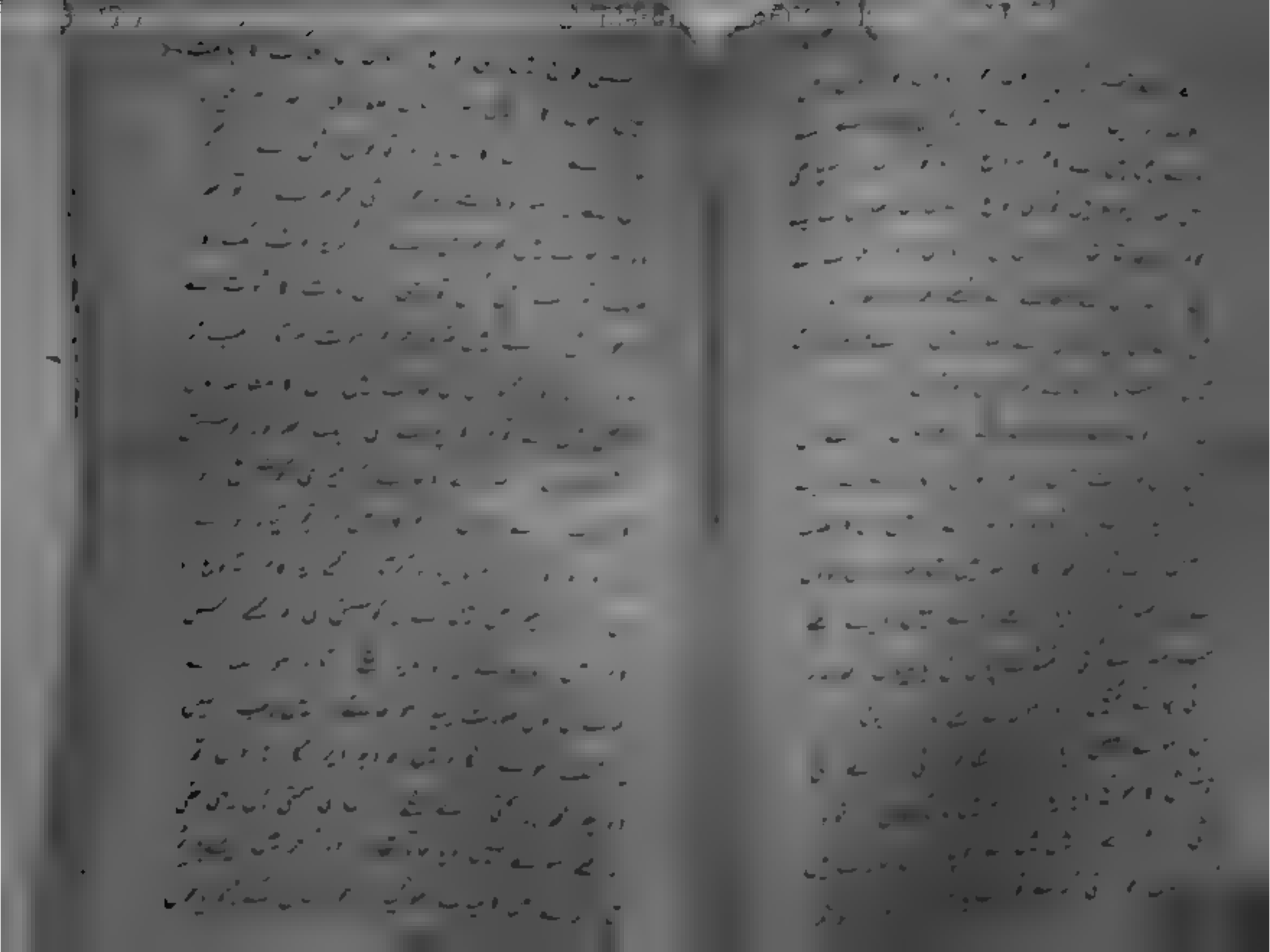

https://www.facebook.com/groups/med-novels-fans/30006

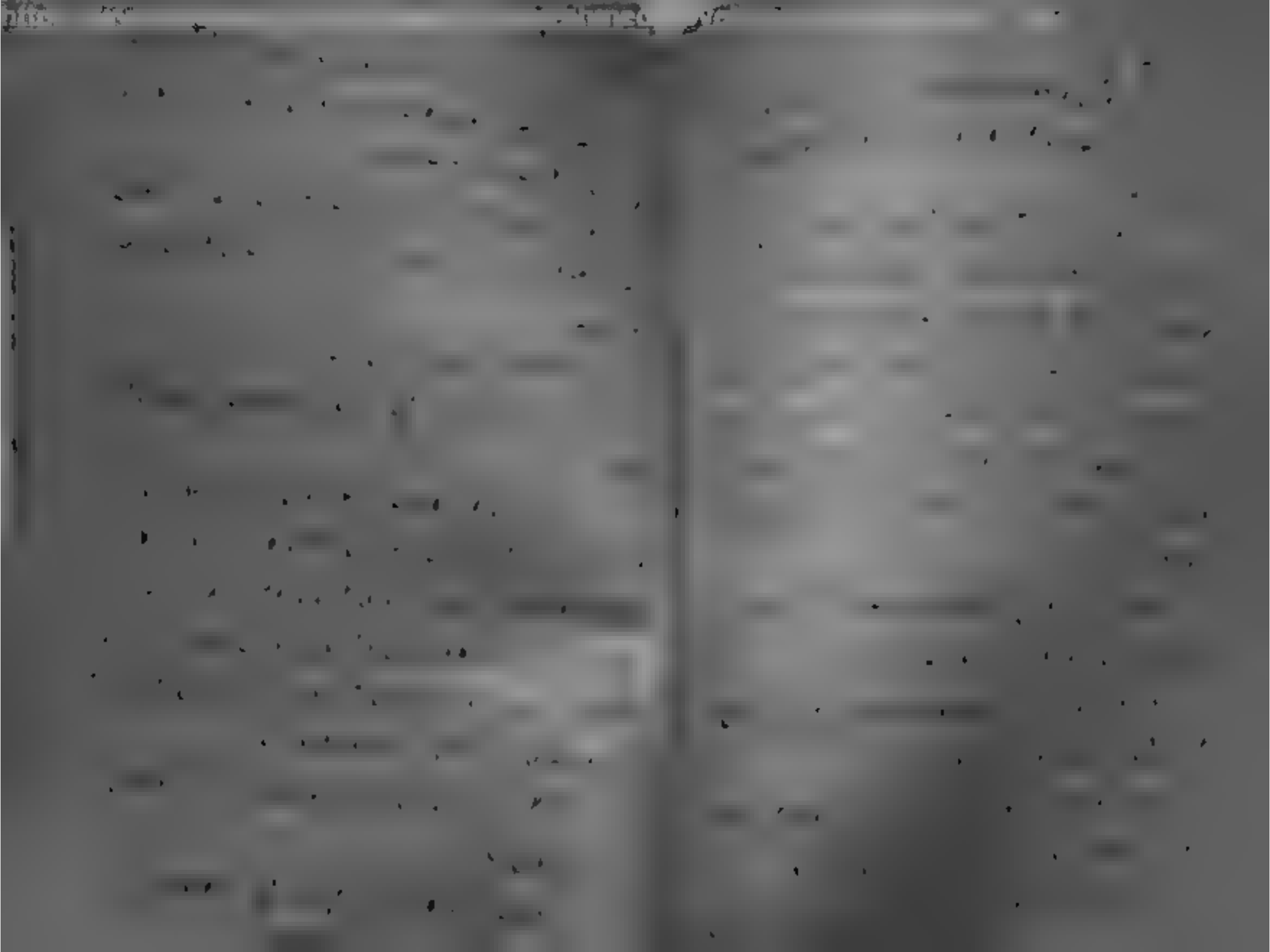

اوپر کی منظوری

[illegible]

آفتاب کے بُرا سا منہ بنایا

[illegible]

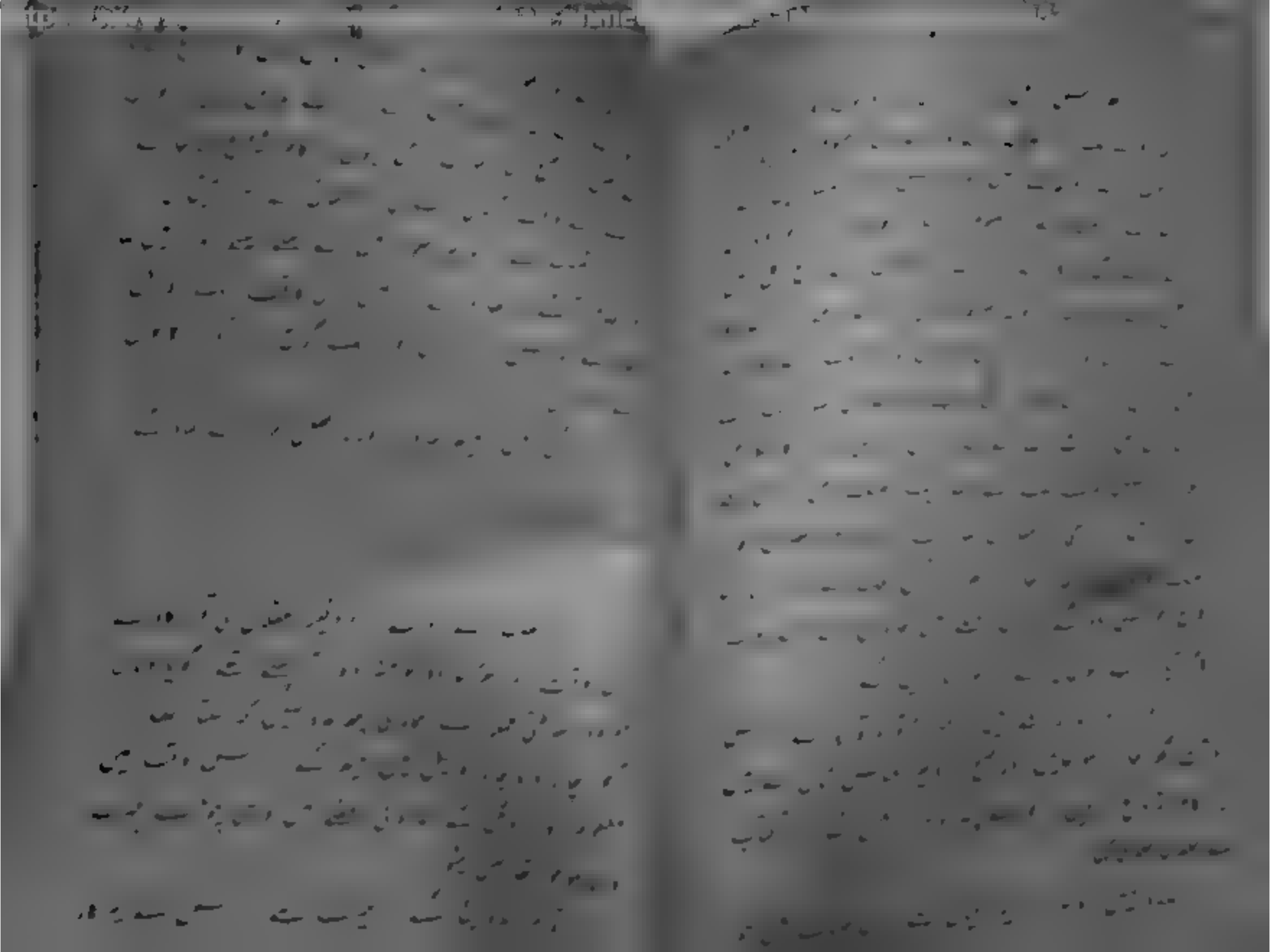

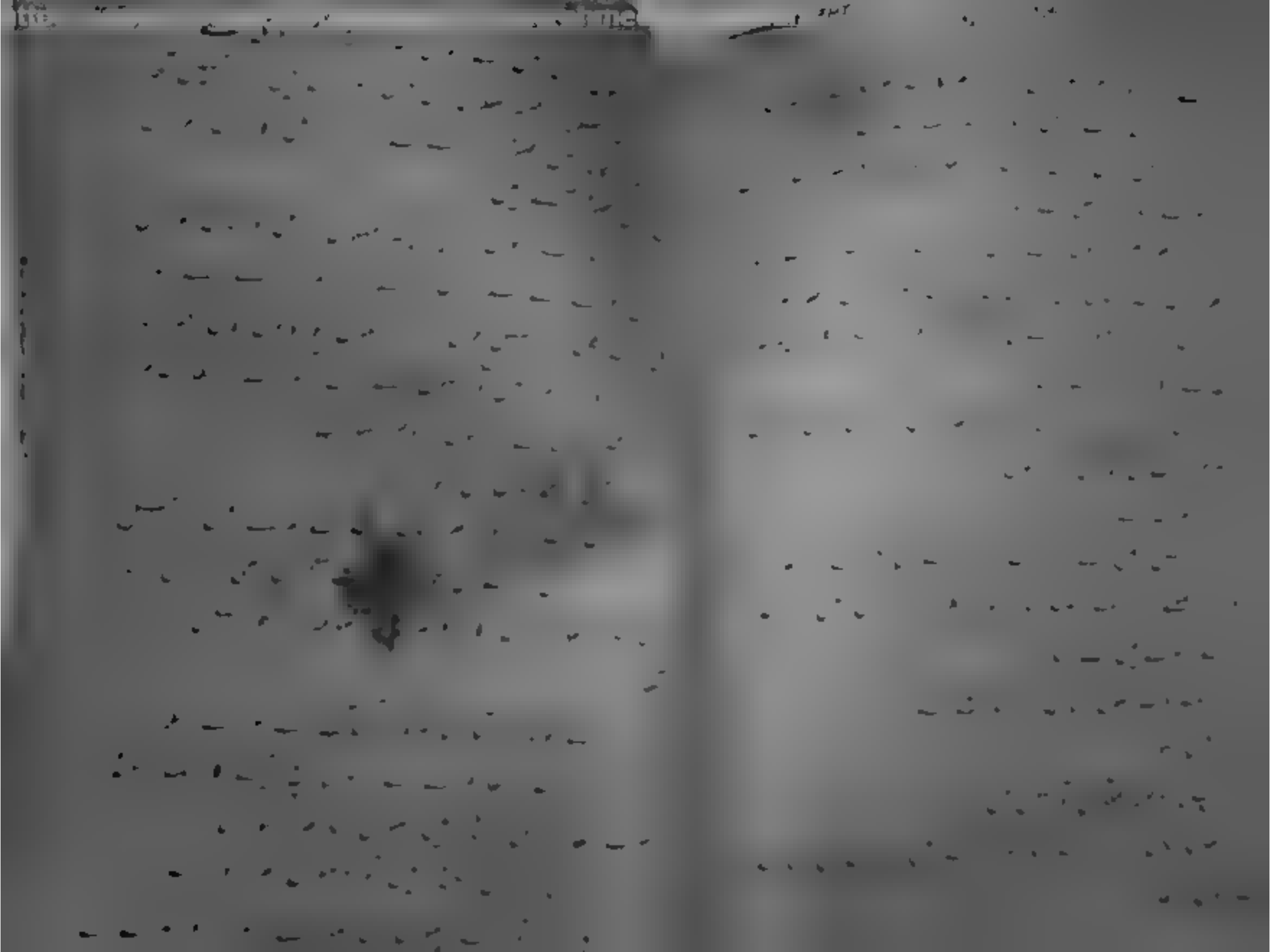

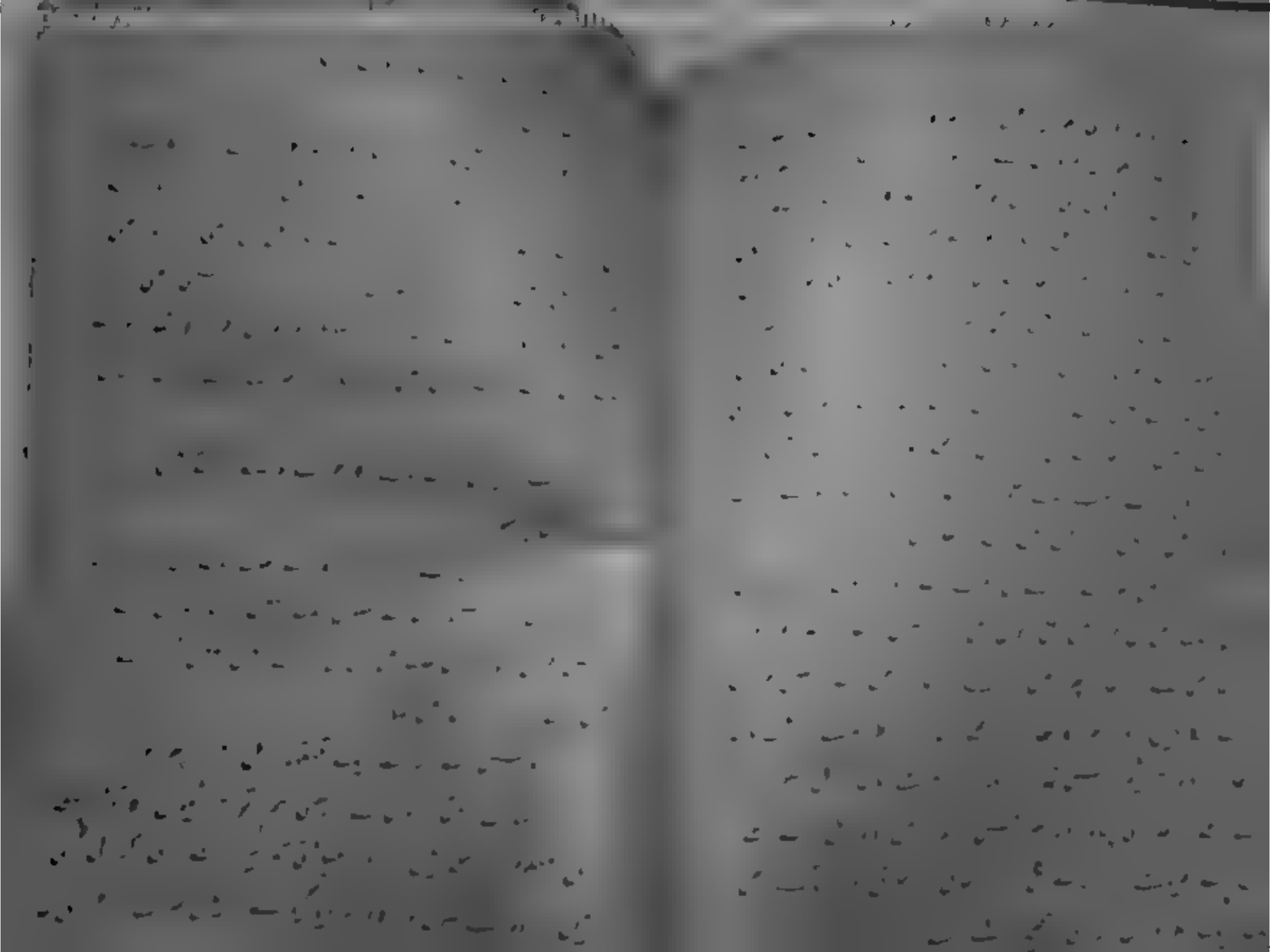

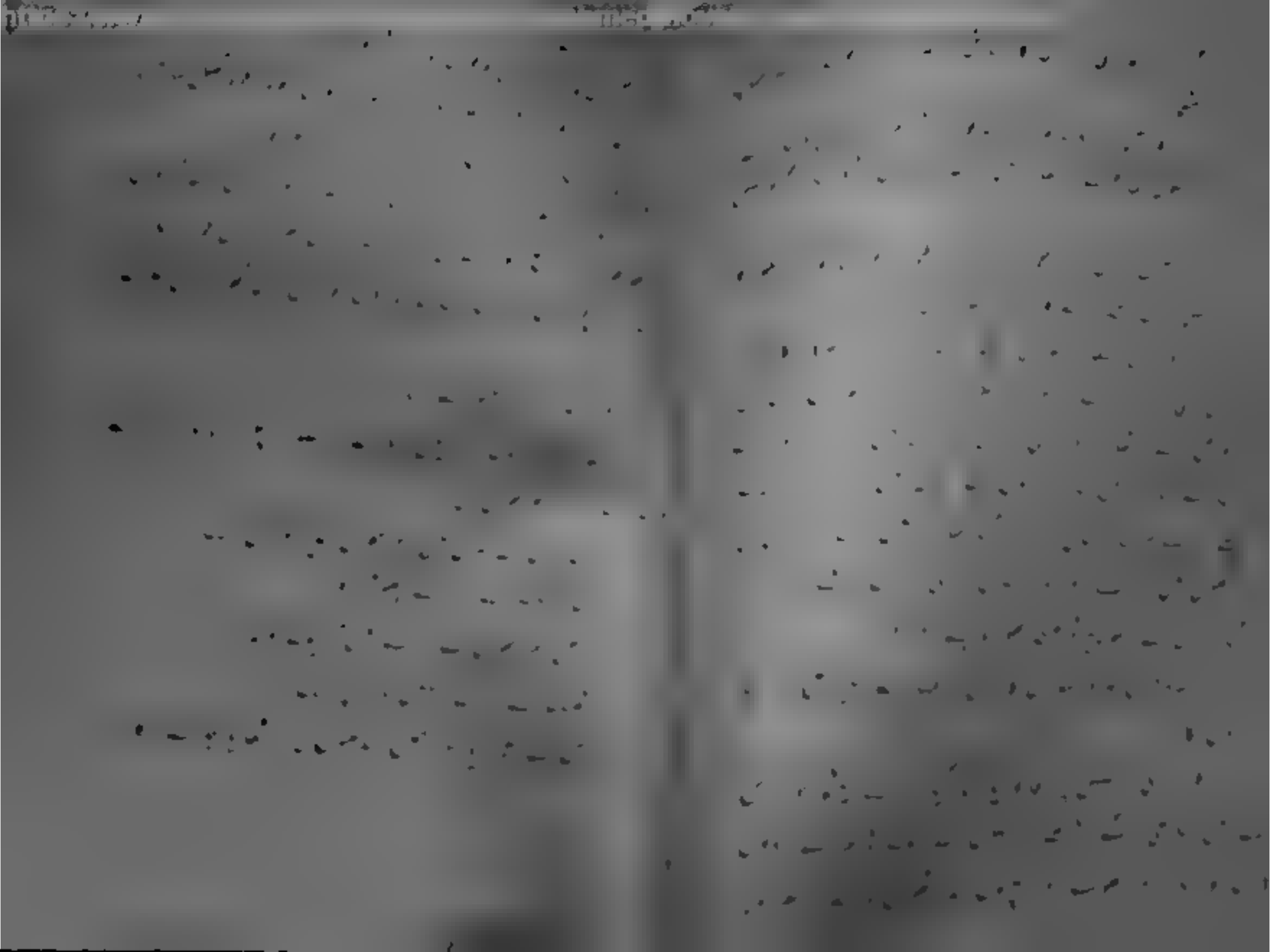

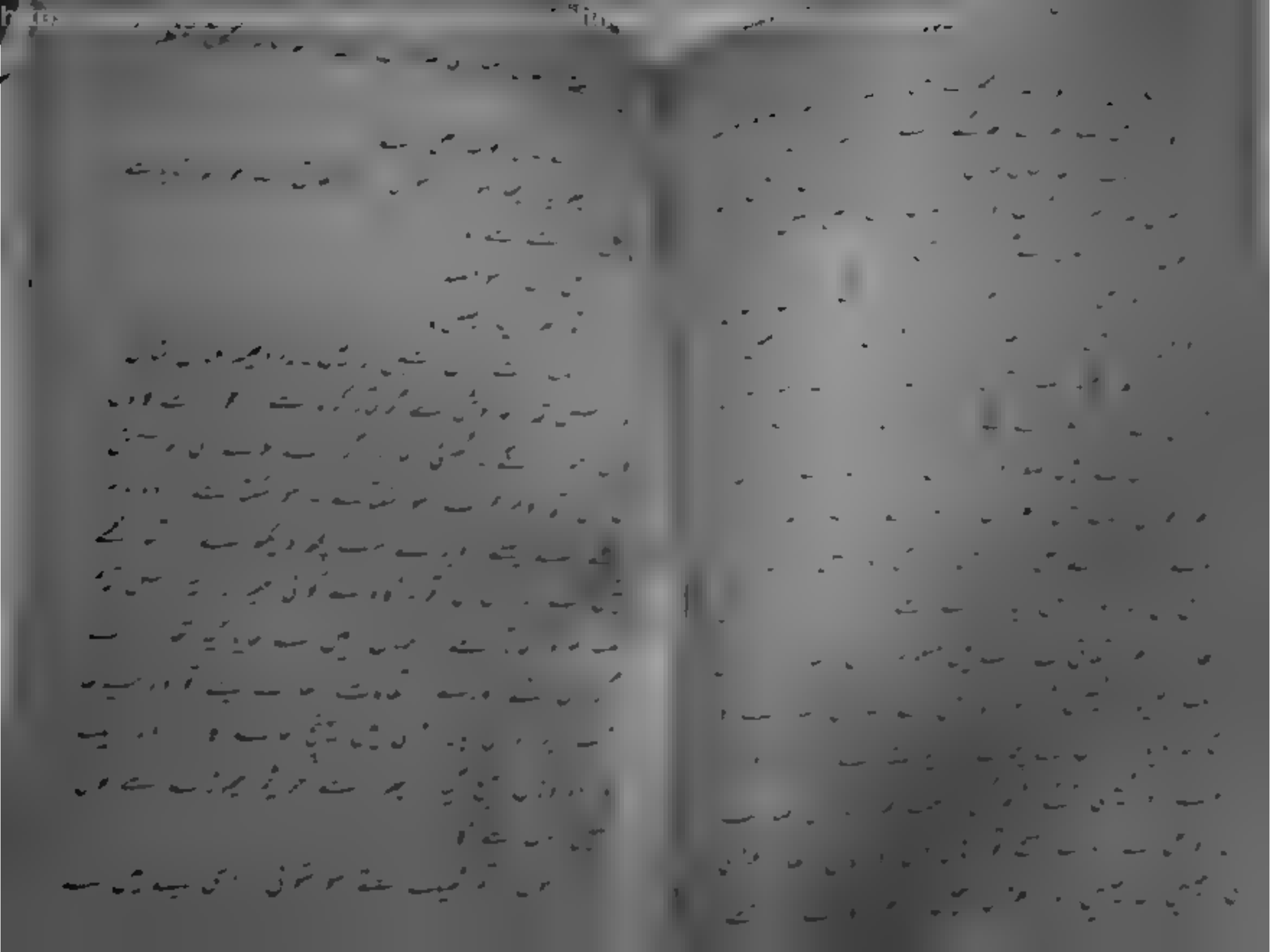

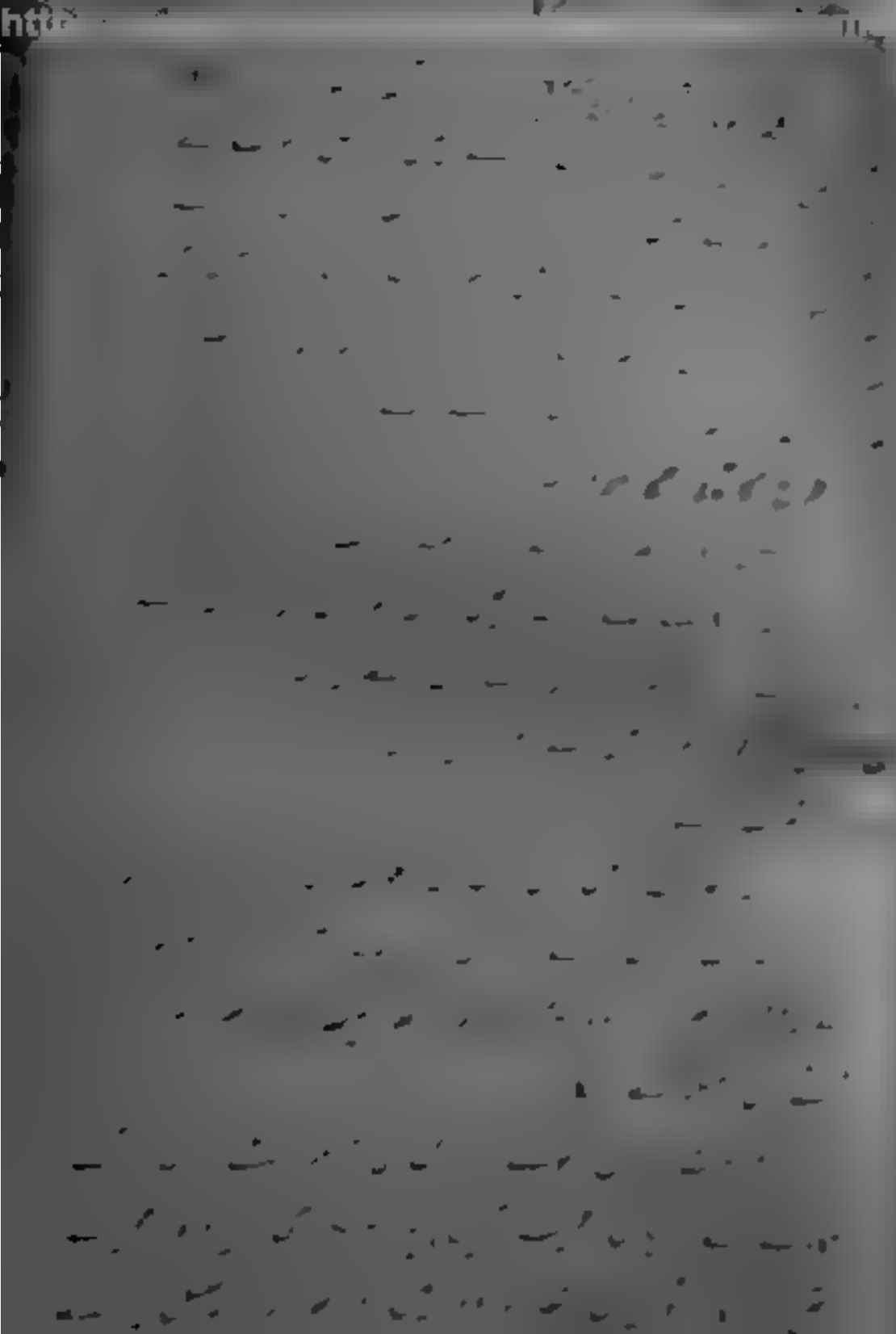

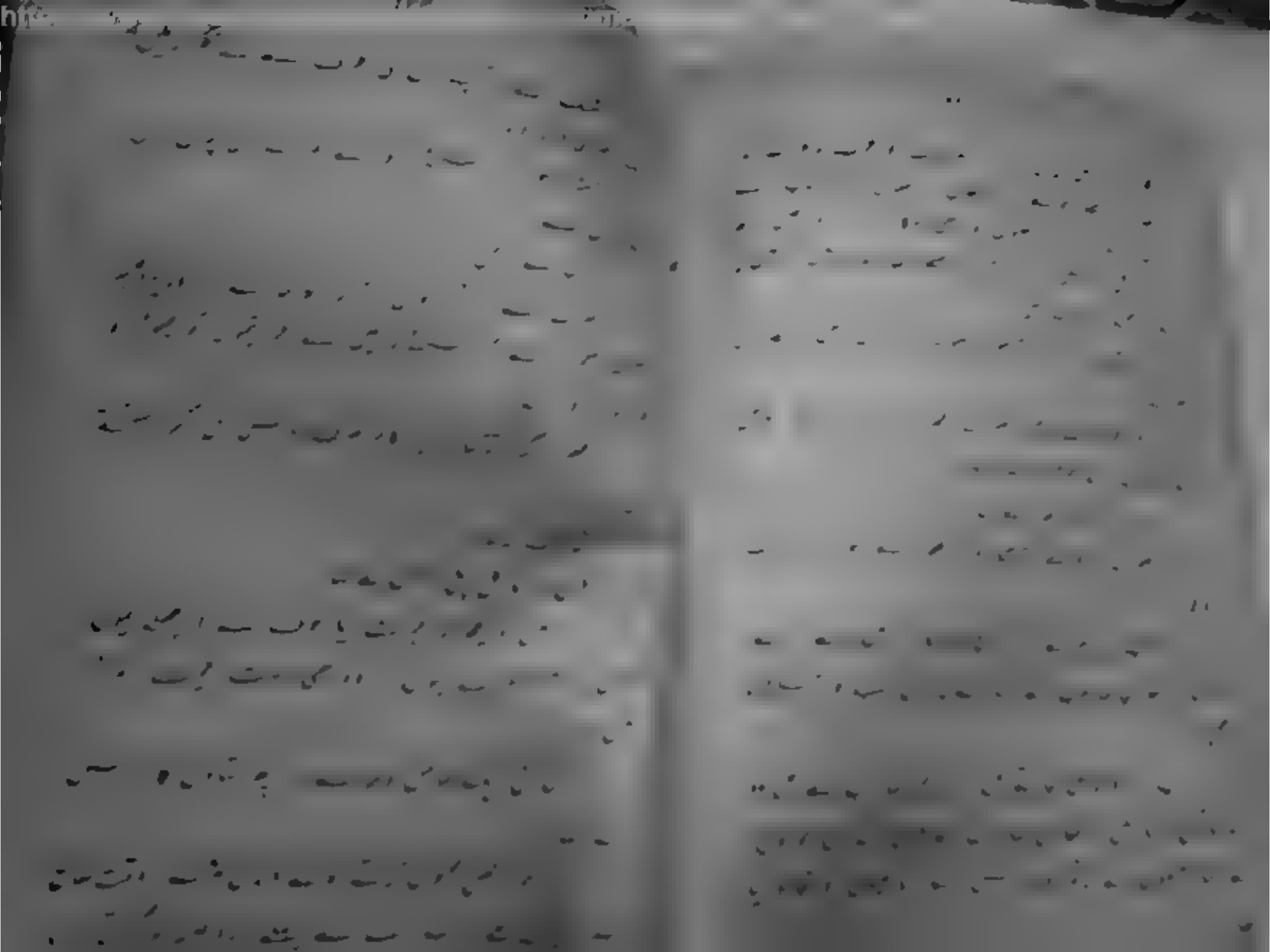

[illegible] shfaq-ahmed [illegible]

[illegible] ہاں۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ آفتاب [illegible] شہر [illegible] میں تو [illegible] ہی گیا تھا۔ میں نے فوراً کہا

نہیں۔ میں زندہ نہیں چھوڑوں گا [illegible] ہاں [illegible] تو

[illegible] تو وہ مجھے کسی صورت بھی گرفتار نہیں [illegible]

[illegible] کے [illegible] کے ساتھ ہی تجربہ گاہ میں [illegible]

[illegible] ہو گیا

بلاوا

[illegible] نے ایک ساتھ فائر کیے [illegible]

[illegible] سنائی دی [illegible] انہوں نے جلدی [illegible]

[illegible] سے [illegible] نکالیں۔ ان کی روشنیاں ادھر ادھر

[illegible] لیکن [illegible] پروفیسر [illegible] میں نہیں تھا۔ البتہ تجربہ گاہ

[illegible] کھلا تھا اور اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ

[illegible] سرنگ میں چلا گیا ہے۔ یہ دیکھ کر آفتاب

[illegible] ساختہ [illegible] میں نکلا۔

[illegible] خطرہ ہے۔ اگر ہم سنڈر والی لیبارٹری [illegible]

[illegible] اقدام نہ کر آتے تو [illegible] گئے

[illegible]

[illegible] یہ مشورہ بہت مفید ثابت ہوا [illegible]

[illegible] ہوئے۔

[illegible] جب اندر پہنچے [illegible] پروفیسر [illegible]

ahmed

معاوضہ

[illegible]

[illegible] تمہارے [illegible]

[illegible] کی بجائے [illegible]

[illegible] مجھے [illegible]

https://www.facebook.com/pag hmed-novel

ایک تو میں اس لفظ حق سے تنگ آ گئی ہوں انہوں نے پاؤں پٹخے اسی وقت ابا جان آتے نظر آئے

"ہنی ٹوکی تم یہاں کیا کر رہے ہو مہمان تم لوگوں کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اوہو یہ تمہاری امی کا چہرہ کیوں خراب ہے"

[illegible] نے ڈرائی سے [illegible] انکار کر دیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کام ہی کیا رہ گیا ہے [illegible]

[illegible] اشفاق اور اخلاق [illegible]

منہ پھول گئے اور مختلف تاثرات والے چہرے لیے ہم مہمانوں کی طرف چل پڑے۔ یہ سوچتے ہوئے کہ مبارک بادیوں سے فارغ ہو کر ہمیں ماں جی کے پاس بھی جانا ہے

2000 روپے کا نقد انعام

[illegible] شیاق احمد کے منتخب کردہ جملے [illegible] آپ انعام کے حق دار ہوں گے

ہوم کی تفصیل یہ ہے:

[illegible] ۱۰۰۰۰ روپے کا نقد انعام۔

[illegible]

[illegible] تقسیم کیے جائیں گے

- [illegible] ہونے کے ساتھ [illegible] آرڈر کر دی جاتی ہے۔

(ادارہ)

آئندہ ناولوں کی ایک جھلک

کوٹھی کا معمّا

آئندہ ناولوں کی ایک جھلک

شیشے کی گیند

آئندہ ناول کی ایک جھلک

تیروں کی بارش

مصنف: اشتیاق احمد

- [illegible] دوست [illegible] نے [illegible] تھی۔
- عمارت سے متعلق [illegible] نے ایک [illegible]
- [illegible] نے اپنی تمام دولت اس عمارت میں جمع کی [illegible] کی نمائش کی۔
- لیکن دوسرے دن کیا ہوا آپ پڑھ کر سوچنے رہ جائیں گے۔
- شمالی پہاڑیوں میں ملک کی تاریخ کا عجیب کھیل کھیلا گیا۔
- [illegible] کو کیس کی تفتیش سے روک دیا گیا۔

قیمت: [illegible] روپے صرف

آئندہ ناول کی [illegible]

(شمالی [illegible])

قاتل گروہ

مصنف: اشتیاق احمد

- [illegible] کیس کے لیے [illegible]
- [illegible] زبردستی سونپا گیا تھا۔
- [illegible] کو حل نہیں کرنا چاہتے تھے [illegible]
- لیکن انہیں حکم دیا گیا تھا اس کیس کو حل کرو [illegible]
- ایک ہولناک دھمکی جو انہیں دی گئی اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تھرتھرا دینے والا ایک ناول

قیمت: [illegible] روپے صرف

خطوط کے آئینے میں

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible]

[illegible]

ڈیئر اشتیاق احمد السلام علیکم،

آپ کے ناول ایک عرصے سے زیر مطالعہ ہیں، لیکن آج تک خط لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، کیونکہ تحریروں میں جو آپ کی جھلک نظر آتی ہے مجھ دو قارئین کے لیے وہی کافی ہے۔ خط لکھنے کی ضرورت قطعی محسوس نہ ہوتی اگر یہ مسئلہ نہ اٹھ کھڑا ہوتا۔ مسئلہ بڑا بے ڈھب ہے اور اسے خود بے ڈھب آپ کے ناول بنا رہے ہیں۔ آپ کے ناول جو ہماری چھوٹی بہن کے حافظ کی گرفت میں نہیں آتے کیا سمجھے، سمجھے تو ہم بھی کچھ نہیں — اتنا جانتے ہیں کہ ہماری بہن آپ کے ناولوں کی حافظ ہیں — صفحہ نمبر، سطور کی تعداد، ہر صفحے کا پہلا جملہ، سچویشن، مجرموں کے نام اور کرداروں کے مکالمے وغیرہ زبانی یاد ہیں۔ ظاہر ہے، حفظ ایک بار پڑھنے سے تو نہیں ہوتا۔ خدشہ تو یہ ہے کہ یہ بار بار کا پڑھنا کہیں اس کے حواس نہ معطل کر دے۔ (آثار پیدا ہو چکے ہیں) پانچ دفعہ فی ناول کی اوسط ہے، ان میں خاص نمبر شامل نہیں ہیں،

[illegible]

انسپکٹر کامران مرزا اور انسپکٹر جمشید کے خاندان کے بارے میں [illegible] اور آفتاب کے کردار پر نکتہ چینی، فرہاد اور فرحت کے [illegible] پر تنقید، [illegible] حواس مختل ہونے کی ہی تو نشانیاں ہیں۔ آپ سے اتنی درخواست ہے کہ کسی عجیب و غریب قادیانیت سے ہماری جان چھڑائی جائے۔ خط کے جواب میں اپنی اس مدح کو اتنی سی نصیحت کر دیجیے کہ ان ناولوں کو [illegible] تو شاید بس ہے، باقی دنیا سے بھی جانے کی۔ فقط ایک پریشان تھانی۔

محمد طاہر ۱/۳۰ ایف۔ پی اینڈ ٹی کالونی، گلبرگ روڈ، کراچی۔

پ: اگر آپ نے مبالغے سے کام نہیں لیا، تو موصوفہ سے ملنے کا اشتیاق رکھتا ہوں۔

ڈیئر اشتیاق احمد السلام علیکم،

آپ ہر ناول میں لکھ دیتے ہیں کہ اگر کوئی شکایت ہو تو لکھ دیں۔ [illegible] آپ ایک شکایت کی بات کرتے ہیں، یہاں تو شکایتوں کے دو چار بنڈل تیار ہیں

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

...ہو گیا ہے۔ لیکن اچھا ہو یا برا، فیصلہ تو آپ کی ہی کسی حوصلہ افزا تحریر کو ہی کرنا ہے۔ اس لیے یہ خط بھیج رہا ہوں۔ آپ بھی کیا یاد کریں گے۔ کچھ بھی آپ کی جوش ناول لکھنے کا شوق ہے، مگر میں نے اس شوق کو کبھی پورا نہیں ہونے دیا۔ ہر ناول کے پلاٹ کے بعد آپ کی تصویر میں ترس آ جاتا ہے کہ کہیں یہ بھی شروع کر دیا تو آپ کی مارکیٹ ڈاؤن ہو جائے گی۔ اور ہاں ایک خوشخبری سنا دوں، آپ اپنے ہر ناول میں ملک اور قوم کے مسئلے اور مسائل بیان کرتے ہیں۔ یہ موضوع اچھا تو ہے، لیکن ضرورت سے زیادہ پڑھ کر ہم بور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اب اس لائن سے ہٹ لکھنے کی کوشش کریں۔ اگر اس کوشش میں ناکام رہیں تو مجھ سے مشورہ لے لیں، یہ والی دفعہ مفت ہے کیونکہ اس سے آپ کے ناولوں کو بہت جلد افاقہ ہو گا۔ اپنا خط ختم کرتا ہوں ڈیئر تو آپ کی وہ باتیں کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

(مجاز نفیسہ (پتا نہیں لکھا ہوا یہ خط انہی نے بھیجا تھا)

پیارے اہل اشتیاق احمد عرف شوکت ہوٹل کے بیٹے، السلام علیکم۔

خوش رہیے میرے جناب کے۔ میں آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور آپ نے میرا ایک خط بھی شائع نہیں کیا۔ آپ بہت اچھے مصنف ہیں۔ آپ کے قلم سے خوشبودار پھول جھڑتے ہیں جو بچوں کے دلوں میں سما جاتے ہیں۔ آپ کی تحریر ہمارے مستقبل کی روشنی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی

تحریر مستقبل میں ہماری رہنمائی کرے گی۔ آپ کے ناول دشمن ملک کے خلاف ہمارے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ بدلہ نہیں لینا ہمیں مزا، جو اسی پیش آتا ہے تو ہم کسی دوسرے مصنف کی کتابوں میں نہیں پاتے۔ ہاں فقط یہ بتا دیں کہ ملک کے مغربی حصے میں تو انسپکٹر جمشید رہتے ہیں، شمالی حصے میں انسپکٹر کامران مرزا تو پھر یہ ٹوکی جاوید کون سے حصے میں رہتے ہیں۔ پہلے ہم ملتے تھے، جنوبی حصے میں رہتے ہوں گے۔ تو اب خدا جانے شمالی حصے میں کون آ رہا ہے۔

فقط والسلام: وجیہ نسیم۔ رنچھوڑ لائن کراچی۔

پیارے بچو جان، کیا حال ہے۔ امید ہے، خیریت سے ہوں گے۔ کیونکہ میں یہ چار ناول پوری تیاری کے ساتھ مل رہے ہیں۔ سب کا پڑھا، انجام بخیر کی یقین ہو گیا کہ سب کا مستقبل میں ایک بڑا مجرم بن کر خوار ہونا۔ آپ کے ناولوں میں ایک بات مجھے اور میرے گھر والوں کو پسند آئی، وہ ہے بخیر حدیث شریف کا سلسلہ۔ ناول پڑھنے سے پہلے، اور ہاں شاید آپ کو چائے پینے سے بہت محبت ہے۔ ذرا دیکھیے تو۔ ہر ناول کے مستقل کردار چار، ہر ناول چار ناول۔ آپ کی اب تک چھپی ہوئی تصویریں چار طرح کی۔ مرنے والے بڑے بڑے مجرم چار۔ جیل، ہسپتال، کالی آنکھ، سایہ۔ فقط:

مرزا عادل بیگ۔ مکان نمبر ۲۶۰۔ الیف گلوری کھاتہ، حیدرآباد۔

---

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

---

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible]

[illegible]

انتہائی غیر ضروری چند اعلانات

انہیں آپ ایک آنکھ سے پڑھ کر دوسری سے نکال سکتے ہیں۔
جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، میں نے مکتبہ اشتیاق سے علیحدگی اختیار کر کے اپنا الگ ادارہ اشتیاق پبلی کیشنز قائم کر لیا ہے اور اب میری چاروں نئی کتابیں اسی ادارے کے تحت شائع ہو رہی ہیں، لہٰذا نئے حالات کی روشنی میں یہ اعلانات کیے جا رہے ہیں۔

(۱) مکتبہ اشتیاق سے شائع شدہ تمام کتب کا نصف اب مکتبہ اشتیاق اور نصف اشتیاق پبلی کیشنز کو مل گیا ہے، گویا نصف نصف کتب دونوں کے پاس ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں اداروں کی اپنی اپنی فہرست کتب ہے۔ آپ کو جب ایک فہرست ملتی ہے تو اس میں نصف نام دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں، اسی لیے یہ وضاحت کر دی گئی ہے۔

(۲) اشتیاق پبلی کیشنز سے اب صرف میرے لکھے ہوئے ناول بازار میں بھیجے جا رہے ہیں۔ مکتبہ اشتیاق کی طرف سے جو پیکٹ دکاندار حضرات کو یا قارئین حضرات کو مل رہے ہیں، اس سے میرا قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ یہ وضاحت اس لیے کی گئی ہے کہ مجھے طرح طرح کے خطوط مل رہے ہیں، مثلاً آپ نے اپنے علاوہ دوسرے مصنفوں کی کتابیں کیوں روانہ کیں؟